Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۲۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم بدھ

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰	۲۶ جمادی الاول ۱۳۹۶ھ ۔ ۲۶ ہجرت ۱۳۵۵ ہش ۔ ۲۶ مئی ۱۹۷۶ء		نمبر ۱۱۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۶ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی خاص حفاظت میں رکھے اور اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۲۶ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

بے چینی اور ضعف کی تکلیف ہے

احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو شفا عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تادیر سلامت رکھے آمین۔

اللہ تعالیٰ نے مکرم ملک منصور احمد صاحب عمر مربی سلسلہ احمدیہ بہاولپور کو ۲۳ مئی کو بچی عطا فرمائی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عزیزہ کا نام امۃ الودود تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم مولوی غلام احمد صاحب ارشد کی پوتی اور محترم مولانا ابو العطاء صاحب کی نواسی ہے۔ احباب نومولودہ کی درازیٔ عمر اور خادمۂ دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

اعلانِ تعطیل

۲۷ ہجرت (مئی) بروز جمعرات یوم خلافت کی تقریب پر حسبِ سابق دفتر الفضل میں تعطیل ہوگی اور پرچہ شائع نہیں ہوگا قارئین و ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

ضروری اطلاع

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۳۰ مئی کے بعد تا اطلاع ثانی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقاتیں نہیں ہوں گی اس عرصہ میں صرف ۳۰/۵ بروز اتوار ملاقات ہوگی دیگر ایام میں ملاقات نہیں ہو سکے گی۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہر قسم کی پرورش صرف اور صرف خدا تعالیٰ ہی فرماتا ہے

جب تک خدا تعالیٰ پرورش نہ کرے اُس وقت تک کوئی اور پرورش نہیں کر سکتا

"قدم قدم پر خدا تعالیٰ کی پرورش ضرور ہوتی ہے۔ دیکھو بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو کس طرح خدا تعالیٰ اس کے ناک کان وغیرہ غرض اس کے سب اعضاء بناتا ہے اور اس کے دو ملازم مقرر کرتا ہے کہ وہ اس کی خدمت کریں۔ والدین بھی جو مہربانی کرتے ہیں اور پرورش کرتے ہیں وہ سب پرورشیں بھی خدا تعالیٰ کی پرورشیں ہوتی ہیں۔

بعض لوگ اس قسم کے ہوتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کے سوا اوروں پر بھروسہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں اگر فلاں نہ ہوتا تو میں ہلاک ہو جاتا میرے ساتھ فلاں نے احسان کیا۔ وہ نہیں جانتا کہ یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قل اعوذ برب الفلق میں اس خدا کی پناہ مانگتا ہوں جس کی تمام پرورشیں ہیں۔ رب یعنی پرورش کنندہ وہی ہے اس کے سوا کسی کا رحم اور کسی کی پرورش نہیں ہوتی۔ حتّٰی کہ جو ماں باپ بچے پر رحمت کرتے ہیں دراصل وہ بھی اسی خدا کی پرورشیں ہیں اور بادشاہ جو رعایا سے انصاف کرتا ہے اور اسکی پرورش کرتا ہے وہ سب بھی اصل میں خدا تعالیٰ کی مہربانی ہے۔

اِن تمام باتوں سے اللہ تعالیٰ یہ سکھلاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے برابر کوئی نہیں سب کی پرورشیں اسی کی پرورشیں ہوتی ہیں بعض لوگ بادشاہوں پر بھروسہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فلاں نہ ہوتا تو میں تباہ ہو جاتا اور میرا فلاں کام بادشاہ نے کر دیا وغیرہ وغیرہ۔ یاد رکھو ایسا کہنے والے کافر ہوتے ہیں انسان کو چاہیئے کہ کافر نہ بنے مومن بنے۔ اور مومن نہیں ہوتا جب تک کہ دل سے ایمان نہ رکھے کہ سب پرورشیں اور رحمتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ انسان کو اس کا دوست ذرہ بھی فائدہ نہیں دے سکتا جب تک کہ خدا تعالیٰ کا رحم نہ ہو۔ اسی طرح بچے اور تمام رشتہ داروں کا حال ہے۔ اللہ تعالیٰ کا رحم ہونا ضروری ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ دراصل میں ہی تمہاری پرورش کرتا ہوں جب تک خدا تعالیٰ کی پرورش نہ ہو تو کوئی پرورش نہیں کر سکتا۔ دیکھو جب خدا تعالیٰ کسی کو بیمار ڈال دیتا ہے تو بعض دفعہ طبیب کتنا ہی زور لگاتے ہیں مگر وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔ طاعون کے مرض کی طرف غور کرو سب ڈاکٹر زور لگا چکے مگر یہ مرض دفع نہ ہوا۔ اصل یہ ہے کہ سب بھلائیاں اسی کی طرف سے ہیں اور وہی ہے کہ جو تمام بدیوں کو دور کرتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۵،۲۴)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ ہجرت ۱۳۵۵ ہش
۲۶ مئی ۱۹۷۶ء

خدا تعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے؟

ہم پر اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا فضل اور احسان ہے کہ اُس نے ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے بموجب مبعوث ہونے والے آپ کے عظیم روحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شناخت کرنے اور آپ کے دعوے پر ایمان لانے کی توفیق بخشی اور اس طرح غلبہ اسلام کی اُس آسمانی مہم میں شامل ہونے کی سعادت ہمارے حصہ میں آئی جو آپ کے آنے سے دنیا بھر میں جاری ہوئی ہے۔ ہمارے خدا کا یہ اتنا عظیم اور بھاری فضل و احسان ہے کہ ہم اس پر اُس کا جتنا بھی شکر کریں کم ہے۔

شکر ادا کرنے کا صحیح طریق یہ ہے کہ ہم یہ معلوم کریں کہ خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت میں شامل ہونے اور غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم میں حصہ دار بننے کے سلسلہ میں ہم پر کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اور پھر ان ذمہ داریوں کو ادا کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں۔ پھر یہ بھی ضروری ہے کہ ان ذمہ داریوں کو ہم محض اپنی سمجھ بوجھ کے مطابق ہی ادا نہ کریں بلکہ یہ معلوم کریں کہ خدا تعالیٰ اس ضمن میں ہم سے کیا چاہتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا منشاء معلوم کئے بغیر ہم اپنی عظیم ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے قابل ہو ہی نہیں سکتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ کے منشاء اور اس کی مرضی سے ہمیں آگاہ کرنے کے لئے اس پر اپنی پُر معارف کتب اور ملفوظات میں بہت تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ اگر حضور علیہ السلام کی ایسی جملہ تحریرات کو یکجا کیا جائے تو بلاشبہ ایک ضخیم کتاب مرتب ہو سکتی ہے۔ اس ضمن میں آپ نے اللہ تعالیٰ کے منشاء کی وضاحت کے سلسلہ میں بعض بنیادی امور پر بھی روشنی ڈالی ہے اور تفصیلی امور کو بھی بڑی شرح و بسط کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔

فی الوقت ہم منشاءِ الٰہی کے ضمن میں حضور علیہ السلام کے بیان فرمودہ ایک بنیادی امر کو ذہن نشین کرانا چاہتے ہیں۔ کیونکہ وہ امر اس درجہ اہمیت کا حامل ہے کہ اسے اچھی طرح سمجھے اور اس پر عمل پیرا ہوئے بغیر ہم اُن ذمہ داریوں کو کماحقہٗ ادا کر ہی نہیں سکتے جو غلبہ اسلام کے ضمن میں ہم پر عائد ہوتی ہیں۔ اگر اس بنیادی امر کو ہم اچھی طرح سمجھ لیں اور اس پر ایسا عمل کریں جیسا کہ عمل کرنے کا حق ہے تو پھر خدا تعالیٰ کی طرف سے عائد کردہ ذمہ داریوں کو کماحقہٗ ادا کرنا ہمارے لئے چنداں مشکل نہیں رہتا بلکہ حق یہ ہے کہ حد درجہ آسان ہو جاتا ہے۔ ہم اس بنیادی امر کو خود حضور علیہ السلام کے پُر معارف الفاظ میں ہی ہدیۂ قارئین کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ بنیادی طور پر خدا تعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے فرماتے ہیں:-

"اے سُننے والو سُنو! کہ خدا تعالیٰ تم سے کیا چاہتا ہے؟ بس یہی کہ تم اُسی کے ہو جاؤ۔ اُس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو، نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا اور اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا اور اب بھی وہ سُنتا ہے جیسا کہ پہلے سُنتا تھا۔ یہ خیال خام ہے کہ اس زمانہ میں وہ سُنتا تو ہے مگر بولتا نہیں بلکہ وہ سُنتا اور بولتا بھی ہے۔ اُس کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں، کوئی صفت بھی معطل نہیں اور نہ کبھی ہوگی۔ وہ وہی واحد لاشریک ہے جس کا کوئی بیٹا نہیں اور جس کی کوئی بیوی نہیں۔ وہ وہی بے مثل ہے جس کا کوئی ثانی نہیں اور جس کی طرح کوئی فرد کسی خاص صفت سے مخصوص نہیں اور جس کا کوئی ہمتا نہیں، جس کا کوئی ہم صفات نہیں اور جس کی کوئی طاقت کم نہیں۔ وہ قریب ہے باوجود دُور ہونے کے اور دُور ہے باوجود نزدیک ہونے کے۔ وہ تمثل کے طور پر اہلِ کشف پر اپنے تئیں ظاہر کر سکتا ہے مگر اس کے لئے نہ کوئی جسم ہے اور نہ کوئی شکل ہے۔ اور وہ سب سے اُوپر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس کے نیچے کوئی اور بھی ہے۔ اور وہ عرش پر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ زمین پر نہیں۔ وہ مجمع ہے تمام صفاتِ کاملہ کا اور مظہر ہے تمام محامدِ حقہ کا اور سرچشمہ ہے تمام خوبیوں کا اور جامع ہے تمام طاقتوں کا اور مبدء ہے تمام فیضوں کا اور مرجع ہے ہر ایک شے کا اور مالک ہے ہر ایک مُلک کا اور متصف ہے ہر ایک کمال کا۔ اور منزہ ہے ہر ایک عیب اور ضعف سے اور مخصوص ہے اس امر میں کہ زمین والے اور آسمان والے اُسی کی عبادت کریں۔ اور اُس کے آگے کوئی بات اَنہونی نہیں۔ اور تمام رُوح اور اُن کی طاقتیں اور تمام ذرات اور ان کی طاقتیں اُسی کی پیدائش ہیں۔ اُس کے بغیر کوئی چیز ظاہر نہیں ہوتی۔ وہ اپنی طاقتوں اور اپنی قدرتوں اور اپنے نشانوں سے اپنے تئیں آپ ظاہر کرتا ہے اور اُس کو اُسی کے ذریعہ سے ہم پا سکتے ہیں۔ اور وہ راستبازوں پر ہمیشہ اپنا وجود ظاہر کرتا رہتا ہے اور اپنی قدرتیں ان کو دکھلاتا ہے اسی سے وہ شناخت کیا جاتا اور اسی سے اُس کی پسندیدہ راہ شناخت کی جاتی ہے۔" (رسالہ الوصیت صفحہ ۱۰،۹)

یہ وہ بنیادی اور سب سے پہلا اور سب سے مقدم امر ہے جس پر حقیقی ایمان لائے بغیر ہم ان عظیم ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے قابل ہو ہی نہیں سکتے جو اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے والی جماعت کے افراد ہونے کی حیثیت میں ہم پر عائد ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی وراء الوراء ذات اور اُس کی غیر محدود صفات اور غیر محدود طاقتوں کی حقیقی معرفت حاصل کئے اور اس حقیقتِ کبریٰ پر سچے دل سے بصیرت کے رنگ میں ایمان لائے بغیر ہم میں وہ صدق و صفا اور اخلاص و وفا پیدا نہیں ہو سکتا جو ہر قسم کی فرض شناسیوں اور فرائض کی کماحقہٗ ادائیگیوں اور جانی و مالی قربانیوں کی جان ہے۔ اگر ایک شخص کو حقیقی ایمان باللہ حاصل نہیں وہ اس کی غیر محدود صفات اور غیر محدود طاقتوں کی معرفت سے بہرہ ور نہیں اور اُس سے استمداد کی اس میں کوئی تڑپ نہیں تو پھر کب اُسے یہ توفیق مل سکتی ہے کہ وہ خدا اور اُس کے دین کی خاطر دُکھ اُٹھائے، انتہائی قربانیاں پیش کرے اور ان عظیم ذمہ داریوں کو ادا کر دکھائے جو غلبۂ اسلام کے ضمن میں احمدی ہونے کی حیثیت سے اُس پر عائد ہوتی ہیں۔ پس پہلی، سب سے مقدم اور بنیادی بات ذمہ داریوں کی ادائیگی کے ضمن میں یہ ہے کہ خدا تعالیٰ ہم سے یہ چاہتا ہے کہ ہم اس کی وراء الوراء ذات اُس کی غیر محدود صفات اور طاقتوں کی معرفت حاصل کر کے سچے دل سے اس پر ایمان لائیں اور اُس کے ساتھ زندہ تعلق قائم کریں تا ایک طرف ہم میں صدق و صفا اور اخلاص و وفا کا مادہ پیدا ہو اور دوسری طرف اس کے نتیجہ میں اُس کی تائید و نصرت ہمیں حاصل ہو اور ہماری مقدور بھر لیکن حقیر قربانیاں نتیجہ خیز ثابت ہوتی چلی جائیں اور خدا تعالیٰ اپنی قدرتِ کاملہ سے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کر کے اپنے وعدوں کو پورا کر دکھائے۔

تُو رحمٰن، تیری بڑی شان ہے

تیری یاد ہر لحظہ ہر آن ہے
میری آرزو تُو مری جان ہے
تُو سب کچھ ہے، ناچیز انسان ہے
ہیں بندے ترے سب، تُو سلطان ہے
دھیانی کے دل میں ترا دھیان ہے
گیانی کے دل میں ترا گیان ہے
جہاں سب بھکاری۔ تُو بھگوان ہے
بنا آسرا۔ تیرا پُن دان ہے
نرالا ترا فضل و احسان ہے
کوئی مور کوئی سلیمان ہے
نگاہ میں تیری شان ہر آن ہے
اور ہر آن تیری نئی شان ہے
تیری جستجو میرا ایمان ہے
میری آبرو تیرا عرفان ہے
تُو رحمٰن تیری بڑی شان ہے
سکھایا ہمیں تُو نے قرآن ہے
یہ بے مثل، خاص اس کی پہچان ہے
قیامت تلک جاری فیضان ہے

عنایت اللہ ارشد
ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

استغفار اور انابت الی اللہ

مکرم میاں غلام رسول صاحب اعوان - بلاک دی (۷) ڈیرہ غازیخاں

ارشاد نبوی ہے کہ انسان کی حالت اس دنیا میں بالکل ایسی ہے جیسے کوئی شخص میدانِ جنگ میں کھڑا ہو۔ اس پر ہر طرف سے تیر چل رہے ہوں کوئی اس کے دائیں سے ہو کر گذر جاتا ہو تو کوئی بائیں سے۔ کوئی سر کے قریب ہو کر گذرتا ہو تو کوئی پاؤں کے قریب لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی زندہ اور محفوظ ہو اور یہ بالکل صحیح ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہی حفاظت کا سرچشمہ ہے۔ ورنہ اسی جہاں میں عافیت کے جتنے گوشے ہیں وہ کسی بادشاہ کے پاس بھی نہیں ابھی بیٹھا ہے اور ابھی ختم ہے۔ روزمرہ کی زندگی پر نظر دوڑائیں تو صاف نظر آئے گا کہ ایسے سینکڑوں دریچے کھلے ہیں جن سے موت جھانک رہی ہے۔ بیماریاں۔ حادثات اور آفاتِ ارضی و سماوی گویا انسانی ڈھانچے میں ہزاروں سوراخ ہیں جن کی راہ سے موت اندر داخل ہو سکتی ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک بار حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ممبر پر کھڑے ہوئے۔ پہلے بہت روئے اور بعد میں فرمایا کہ اے اللہ کے بندو آفات اور بلیات چیونٹیوں کی طرح انسان کو لگی ہوئی ہیں۔ اُن سے بچنے کی کوئی راہ نہیں بجز اسکے کہ سچے دل سے توبہ اور استغفار میں مصروف ہو جاؤ۔ پس اس زندگی کو جو خطرات سے پُر ہے گذارنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آ جانے کے سوا اور کوئی راستہ نہیں کسی نے صحیح کہا ہے۔ ؎

جُز بہ خلوت گاہ حق آرام نیست

یہ ظاہر ہے کہ انسان کا اس ذات سے تعلق اس کے ذکر اور استغفار سے ہی ہو سکتا ہے اور یہ سچ ہے کہ اگر انسان اس کے دروازے سے ہٹ جائے تو اس کو کہیں اور پناہ نہ ملے گی اس کی زندگی بھی ناکامی کی زندگی ہوگی۔ اور آخر بڑی حسرت سے اس دنیا کو چھوڑے گا۔ بچہ جب والدین چھوڑ کر گھر سے نکل جاتا ہے۔ تو اس کو دنیا میں کہیں سکھ اور آرام نہیں ملتا۔ غلام اپنے آقا کو چھوڑ جائے تو اسے بھی سکون اور راحت نہیں ملتی۔ بیوی اپنے خاوند سے راہ فرار اختیار کرے تو اسکی زندگی بھی ایک المیہ بن جاتی ہے۔ اسی طرح انسان کا بندہ جب اپنے مالک سے منہ موڑ کر غیر اللہ کے پاس چلا جاتا ہے تو اسے بھی کشمکشِ حیات میں سکون اور اطمینان نہیں ملتا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اگر تم میرے دروازے سے ہٹ جاؤ گے تو تم پر میری رضا کی جنت کے دروازے بند کر دئے جائیں گے (اِنْ عُدْتُمْ عُدْنَا)۔

انسان اپنے نفس میں جھانک کر دیکھے تو اسے اپنی زندگی گذارنے کے لئے ایک مونس اور مربی کی سخت ضرورت ہے وہ سراپا احتیاج ہے ہر وقت اسے کوئی نہ کوئی حاجت دامنگیر رہتی ہے۔ اگر ایک ضرورت پوری نہ ہو۔ تو کتنے اضطراب میں پڑ جاتا ہے لہذا اسے فطری طور پر اپنے رب سے تعلق جوڑنے کی سخت ضرورت ہے تاکہ وہ غم روزگار سے آزادی حاصل کرے اور یہ صحیح ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کا ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی اس کا ہو جاتا ہے مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ۔ اور جس کا کفیل خود خدا ہو جائے۔ اُسے کسی اور کی کفالت کی کیا ضرورت ہے۔ لیکن یہ تعلق اُس ذات سے اُس صورت میں قائم ہوتا ہے جب بندہ اپنے اعمال کو درست کرتا ہے اسکے بتائے ہوئے طریق پر چلتا ہے۔ عاجزی اور فروتنی اختیار کرتا ہے اور یہی ایک راہ ہے . . . . . . جس سے وہ راضی ہو سکتا ہے۔ چاہیئے کہ انسان اس راہ میں وفاداری دکھلائے انابت الی اللہ کرے اور استغفار کو اپنا ورد بنا لے۔ کیونکہ یہی ایک راہ ہے۔ جس سے بلائیں دور ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

"مَا کَانَ اللّٰہُ مُعَذِّبَھُمْ وَھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ"۔

یعنی جو استغفار کرتے رہتے ہیں۔ ان پر اللہ تعالیٰ عذاب نہیں کرتا۔ انسان تو خطا و نسیان کا پتلا ہے۔ یہ فرشتہ نہیں اس میں سرکشی کا مادہ غالب ہے ہر وقت اس سے کوئی نہ کوئی لغزش اور کمزوری سرزد ہوتی رہتی ہے۔ ہزار کوشش کے باوجود بھی بعض اوقات بدیاں ہو جاتی ہیں۔ پس ان کے نتائج سے بچنے کے لئے استغفار کی بہت ضرورت ہے یہی ایک ڈھال ہے جو ان سے بچاتی ہے۔ جب انسان استغفار کرتا ہے اپنے کئے پر پریشان ہوتا ہے اور آئندہ کے لئے گناہوں سے بچنے کا اقرار کرتا ہے تو خدا تعالیٰ بھی اسے معاف کر دیتا ہے۔ کیونکہ وہ تواب ہے۔ اُسے بخشش دینے میں مزا آتا ہے۔ دنیاوی حکومتیں تو پکڑنے اور سزا دینے کے لئے کئی قسم کے حیلوں سے کام لیتی ہیں لیکن خدا تعالیٰ چھوڑنے کے لئے کوئی بہانہ بنا لیتا ہے۔ اگر انسان ہر وقت استغفار کے ذریعے اپنی کمزوریوں کو چھپانے اور نیکیوں کو بجا لانے کی توفیق طلب کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کی نصرت بھی شاملِ حال رہتی ہے۔ ارشاد نبوی ہے کہ جو شخص خدا کو سکھ میں یاد رکھتا ہے خدا تعالیٰ اسے دکھ میں یاد رکھتا ہے اور جو سکھ میں یاد نہ رکھے وہ دکھ میں بچایا نہیں جاتا۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ کشتی ڈوبتی ہے۔ تو سب روتے ہیں لیکن یہ رونا اس وقت کام نہیں دیتا اگر پہلے استغفار کرتے اور اللہ تعالیٰ سے حفاظت طلب کرتے تو بچائے جاتے لیکن جب اپنی سیہ کاریوں کی وجہ سے فرد جرم لگ گیا۔ تو سزا سے معافی کیسی؟

. . . . اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی ایک صفت یہ بھی بیان کرتا ہے کہ

بِالْاَسْحَارِ ھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ

کہ وہ ہنگام سحر استغفار کیا کرتے ہیں جاننا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی صفت غفور کو جوش میں لانے کے لئے استغفار کی بہت ضرورت ہے اور یہی صفت اسے بہت پسند ہے اس کا کام بخشش اور خطا پوشی ہے۔ کیونکہ وہ بندہ نواز ہے کسی نے درست کہا ہے

رحمت پہ تیری میرے گناہوں کو ناز ہے
بچپا رہا ہوں میں کہ تو بندہ نواز ہے

لکھا ہے کہ ایک بار کوئی خاص تحفہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں یہ تحفہ بطور انعام اسی شخص کو دینا چاہتا ہوں جس میں سب سے بہتر صفت ہوگی۔ صحابہ کرام بیٹھے تھے ہر ایک نے اپنی اپنی خوبی اور پسندیدہ صفت کا ذکر کیا۔ صدیق اکبرؓ نے کہا حضور مجھے صدق بہت پسند ہے۔ حتیٰ جہاں بھی ہو۔ میرے ایمان کا جزو ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ حضور میں عدل و انصاف کو زیادہ پسند کرتا ہوں اور اسی پر عمل کرتا ہوں۔ حضرت عثمانؓ نے کہا۔ حضور مجھے ادب اور حیا بہت عزیز ہے۔ حضرت علیؓ نے کہا یا رسول اللہ مجھے گنہگاروں کو بخشنا اور انتقام نہ لینا بہت پسند ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں ٹھیک ہے اللہ تعالیٰ کو بھی یہی صفت سب سے زیادہ پسند ہے۔ کیونکہ وہ غفار الذنوب ہے۔ یہ انعام آپ ہی کا حصہ ہے۔ پس بخشش اور رحمت تو اس کی خاص صفت ہے اور یہی سب پر غالب ہے۔ یونسؑ کی قوم بھی استغفار کی وجہ سے بچ گئی تھی۔ قرآن پاک میں مذکور ہے کہ یونسؑ کی قوم اپنی اصلاح پر آمادہ نہ تھی نصیحت کو ٹھکرا دیتی تھی اور حضرت یونسؑ کو دکھ دیا کرتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم اس قوم کو ۴۰ دن کے اندر تباہ کر دیں گے۔ یہ وعید سنا کر حضرت یونسؑ قوم سے دور چلے گئے۔ جب چالیس دن گذر گئے اور وہ واپس آ رہے تھے کہ دیکھیں ان کا کیا انجام ہوا۔ راستہ میں کسی سے پوچھا۔ کہ نینوا کا کیا حال ہے اُس نے کہا اچھا ہے خوب چہل پہل ہے لوگ اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہیں۔ یہ سن کر حضرت یونسؑ کے دل میں افسردگی پیدا ہو گئی اور کہا کہ اب میں نینوا نہیں جا سکتا

"لن ارجع قومی کذابا"

اگر میں ان کے پاس گیا تو وہ مجھے جھوٹا سمجھینگے وہ اور راہ پر چل دئے۔ دل میں اللہ تعالیٰ سے شکایت کی کہ یہ کیا ہوا۔ وحی آئی کہ اے یونسؑ یہ درست تھا کہ ہم نے اس قوم کو تباہ کرنا تھا۔ لیکن جب ہم نے اس بستی کو تباہ کرنے کے لئے آندھی اٹھائی تو یہ لوگ اسے دیکھ کر ڈر گئے اور سب چھوٹے بڑے عورت مرد میدان میں جمع ہو کر آہ و زاری کرنے لگے اور مجھ سے معافی کے طلبگار ہوئے اور اے یونس جب بندہ کے دامن میں عجز کا سرمایہ ہو۔ تو پھر میری رحمت کو منہ موڑنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ہم نے انہیں معاف کر دیا۔ آخر اس بندہ خاکی کو نہ بخشوں تو کیا کروں ع

گر این مشتِ خاک را نہ بخشم چہ کنم

یونسؑ کہنے لگے خدایا مجھے معلوم تھا کہ جب کوئی تیرے پاس نادم ہو کر آتا ہے تو تو اسے بخشتی

دیتا ہے مجھے خواہ مخواہ شرمندہ کیا ہے

پس عفو و درگذر۔ مغفرت اور خطا پوشی تو اس کا کام ہے وہ اسے کیسے چھوڑ سکتا ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر دنیا کے بندے گناہ نہ کرتے تو میں اس دنیا کو تباہ کر کے ایک اور دنیا بناتا۔ وہ گناہ کرتے اور بخشش طلب کرتے تو میں ان کو بخش دیتا۔ حدیث قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی عبادت اور تسبیح سے گناہگاروں کا رونا اور گڑگڑانا زیادہ پسند ہے۔ غرض خدا تعالیٰ کو بخشش بہت پسند ہے لیکن اس کی بخشش کو جوش میں لانے کے لئے توبہ اور استغفار کی بہت ضرورت ہے اگر بندہ اپنے کئے پر پشیمان ہو جائے۔ تو رحمت خداوندی اسے بخش دیتی ہے کہتے ہیں کہ جو گناہ پر پشیمان ہو وہ فرشتہ اور جو اکڑ جاتے وہ شیطان۔ روز اول آدم کو بھی سبق ملا تھا کہ تجھ سے خطائیں ہوں گی۔ لیکن اگر تو استغفار کرے گا۔ تو بخش دیا جائے گا۔ پس توبہ اور استغفار ہر وقت مدنظر رکھو کہ یہی گناہوں سے بچنے کی ڈھال ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ توبہ سے نہ صرف گذشتہ گناہ معاف ہوتے ہیں بلکہ آئندہ کے لئے گناہوں سے بچنے کی توفیق بھی ملتی ہے۔ کسی نے اس شعر میں کیا خوب کہا ہے ؎

سراپا معصیت میں ہوں سراپا مغفرت وہ ہے
خطا کوشی روش میری خطا پوشی ہے کام اس کا

قائدین خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

تمام قائدین مجالس کو خدام اور اطفال کے مرکزی امتحانات کے پرچے بھجوا دئے گئے ہیں۔ جن قائدین مجالس کو پرچے نہ ملے ہوں۔ فوری مطلع فرمائیں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

یوم وصال حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(مکرم حنیف احمد صاحب محمود متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

۲۶ مئی کا دن اُس عظیم معمارِ اسلام کی وفات کا دن ہے اُس عظیم شخصیت کی وفات کا دن ہے جس کی پُر شوکت تحریرات اور فولادی قلم کا ہر طرف سے اعتراف کیا گیا جس نے عیسائیت اور آریہ سماج کے فتنہ کے سدباب کے لئے وہ مؤثر اور مدلل لٹریچر تصنیف فرمایا جس کے ذریعہ مسلمانوں کے زخم مندمل ہو گئے اور ان کی آنکھوں کو ٹھنڈک نصیب ہوئی۔ یہ دن اُس مردِ خدا کی وفات کا دن ہے جس نے ایک طرف عقائد باطلہ کی بیخ کنی کرتے ہوئے صحیح عقائد سے مسلمانوں کو روشناس کیا تو دوسری طرف اسلام کی صداقت اور حقانیت پر دلائل کے انبار جمع کر دیئے جسے انقلابی شخصیت قرار دیا گیا ہے اس کی عظیم خدمات اسلام کے نتیجہ میں "فتح نصیب جرنیل" کا خطاب دیا گیا جسے "دماغی عجائبات کا مجسمہ" کہا گیا۔ جس کے قلم کو "سحر" کہا گیا جسے مخالفینِ اسلام کے لئے "زلزلہ و طوفان" کے نام سے موسوم کیا گیا۔ جس نے رات اور دن اسلام کی خدمت کے لئے وقف کر رکھے تھے اور مزید برآں بڑھ کر وہ ہمیشہ سے مسلمانوں کی بھلائی اور خیر خواہی کے لئے سرگرداں تھا —— اس کی وفات پر اغیار و اکابرین اسلام نے اس کی خدمات اسلام کو سراہا۔ چنانچہ ابوالکلام آزاد رقمطراز ہے

i۔ "وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا جس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار الجھے ہوئے تھے اور جس کی دو مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں۔ وہ شخص جو مذہبی دنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان رہا جو شور قیامت ہو کر خفتگان خواب ہستی کو بیدار کرتا رہا ...... مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رحلت اس قابل نہیں کہ اُس سے سبق حاصل نہ کیا جائے اور مٹانے کے لئے اسے امتداد زمانہ کے حوالے کر کے صبر کر لیا جائے۔ ایسے لوگ جن سے مذہبی یا عقلی دنیا میں انقلاب ہوا ہو ہمیشہ دنیا میں نہیں آتے یہ نازش فرزندانِ تاریخ بہت کم منظرِ عالم پر نظر آتے ہیں اور جب آتے ہیں دنیا میں انقلاب پیدا کر کے دکھا جاتے ہیں ...... ان کی یہ خصوصیت کہ وہ اسلام کے مخالفین کے برخلاف ایک فتح نصیب جرنیل کا فرض ادا کرتے رہے ہمیں مجبور کرتی ہے کہ اس احساس کا کھلم کھلا اعتراف کیا جائے تاکہ وہ مہتم بالشان تحریک جس نے ہمارے دشمنوں کو عرصہ تک پست اور پامال بنائے رکھا۔ آئندہ بھی جاری رہے ...... مرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابلہ پر ان سے ظہور میں آیا قبول عام کی سند حاصل کر چکا ہے ...... آئندہ امید نہیں کہ ہندوستان کی مذہبی دنیا میں اس شان کا شخص پیدا ہو"

(اخبار وکیل امرتسر مئی ۱۹۰۸ء)

ii۔ علیگڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ مرحوم کی وفات پر اپنے تاثرات میں لکھتا ہے:

"سنہ ۱۸۷۲ء سے سنہ ۱۸۷۶ء تک تسمیہ قلم عیسائیوں آریوں اور برہمو صاحبان کے خلاف خوب چلایا۔ آپ نے ۱۸۸۰ء میں تصنیف کا کام شروع کیا آپ کی پہلی کتاب اسلام کے ڈیفنس میں تھی جس کے جواب کے لئے آپ نے دس ہزار روپیہ انعام رکھا تھا ..... آپ نے اپنی تصنیف کردہ اسی کتابیں پیچھے چھوڑی ہیں بیشک مرحوم اسلام کا ایک بڑا پہلوان تھا"

iii۔ مشہور ہندوستانی ادیب مرزا حیرت دہلوی ایڈیٹر کرزن گزٹ آپ کی عظیم خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"مرحوم کی وہ اعلیٰ خدمات جو اس نے آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں اسلام کی کی ہیں وہ واقعی بہت ہی تعریف کی مستحق ہیں اس نے مناظرہ کا رنگ ہی بدل دیا اور جدید لٹریچر کی بنیاد ہندوستان میں قائم کر دی بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے بلکہ محقق ہونے کے ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ کسی بڑے سے بڑے آریہ اور بڑے سے بڑے پادری کو یہ مجال نہ تھی کہ وہ مرحوم کے مقابلہ میں زبان کھول سکتا ...... اگرچہ مرحوم پنجابی تھا مگر اس کے قلم میں اس قدر قوت تھی کہ آج سارے پنجاب بلکہ بلندی ہند میں بھی اس قوت کا کوئی لکھنے والا نہیں ...... اس کا پُرزور لٹریچر اپنی شان میں بالکل نرالا ہے" (کرزن گزٹ ۱۹۰۸ء)

iv۔ مولوی ظفر علی خان مرحوم ایڈیٹر زمیندار آپ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ہندو اور عیسائی مذہبوں کا مقابلہ مرزا صاحب نے نہایت قابلیت کے ساتھ کیا ہے۔ آپ کی تصانیف سرمہ چشم آریہ اور چشمہ مسیحی وغیرہ آریہ سماجیوں اور مسیحیوں کے خلاف نہایت اچھی کتابیں ہیں۔"

(زمیندار ۱۲ ستمبر ۱۹۲۲ء)

v۔ اسلامی اخبار "صادق الاخبار" نے نہایت ہی غم و حزن سے لکھا:

"مرزا صاحب نے اپنی پُرزور تقریروں اور شاندار تصانیف سے مخالفینِ اسلام کو ان کے لچر اعتراضات کے دندان شکن جواب دے کر ہمیشہ کے لئے ساکت کر دیا ہے اور کر دکھایا ہے کہ حق حق ہی ہے اور واقعی مرزا صاحب نے حق حمایتِ اسلام کا کما حقہ ادا کر کے خدمتِ دینِ اسلام میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ انصاف متقاضی ہے کہ ایسے اولوالعزم حامی الاسلام اور معین المسلمین فاضل اجل عالم بے بدل کی ناگہانی اور بے وقت موت پر افسوس کیا جائے۔"

الغرض حضرت بانی احمدیت کی وفات کا دن ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء ایک دکھ پہنچانے والا دن تھا آپ کی وفات ایک المناک سانحہ تھا ملکی پریس اور غیر ممالک کے اخبارات نے آپ کو خراج عقیدت م پیش کی۔ مخالفین نے آپ کی شرافت سنجیدگی اور استقامت کی خوبیوں کو سراہا۔ آپ کے تبحر علمی اور قوت تحریر کا اعتراف کیا جس کی چند مثالیں اوپر بیان کر چکا ہوں۔ آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں بھی اسی جیسی استقامت دین بخشے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۲۵۴۰

میں محمود احمد ولد محمد اشرف صاحب۔ پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۳/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۳۶۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ محمود احمد ولد محمد اشرف صاحب ۱۰۰/۴ پیڈرو ڈی سوزا روڈ۔ گارڈن ایسٹ نیو ٹاؤن۔ کراچی ۵۔

گواہ شد۔ قریشی فصیح الدین احمد صدر جماعت احمدیہ اقبال ٹاؤن کراچی۔

گواہ شد۔ محمد احمد قریشی ولد قریشی محمد احسن صاحب مرحوم سیکرٹری وصایا حلقہ عزیز آباد کراچی۔

مسل نمبر ۲۲۵۴۱

میں محمد رفیق ولد محمد دین صاحب مرحوم۔ قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۳۸ سال۔ بیعت ۱۹۷۱ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ ۱۲/۵/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زرعی اراضی ۵ ایکڑ موضع صابو بھٹیاں ضلع سیالکوٹ مالیتی -/۵۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰۴ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد رفیق محلہ دارالصدر شمالی ربوہ

گواہ شد۔ عبدالرشید ظفر ابن شیخ محمد ذاکر صاحب مرحوم دارالصدر شمالی ربوہ۔

گواہ شد۔ عبدالخالق ولد شیخ محمد ذاکر صاحب مرحوم ۱۹/۲ دارالرحمت ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۵۴۲

میں امۃ السلام بشیر زوجہ بشیر الدین احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری۔ عمر ۲۷ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن شالامار ٹاؤن لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ ۱۱/۵/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۱۰۰۰ روپے
۲۔ زیور طلائی ایک تولہ سات ماشے مالیتی -/۱۰۵۰ روپے۔
۳۔ ایک عدد سلائی مشین مالیتی -/۲۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ امۃ السلام بشیر مسجد احمدیہ فہیمی سٹریٹ۔ شالامار ٹاؤن۔ لاہور۔

گواہ شد۔ بشیر الدین احمد (خاوند موصیہ) شالامار ٹاؤن لاہور۔

گواہ شد۔ محمد نصر اللہ صدر جماعت احمدیہ شالامار ٹاؤن۔ لاہور۔

مسل نمبر ۲۲۵۴۳

میں محمد ابراہیم ولد علی محمد صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۶۵ سال۔ بیعت ۱۹۲۶ء ساکن شالامار ٹاؤن لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ ۱۱/۵/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۱۵ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد ابراہیم خداداد سٹریٹ شالامار ٹاؤن لاہور۔

گواہ شد۔ بشیر الدین احمد معلم سلسلہ احمدیہ شالامار ٹاؤن لاہور۔

گواہ شد۔ محمد نصر اللہ صدر جماعت احمدیہ شالامار ٹاؤن لاہور۔

مسل نمبر ۲۲۵۴۴

میں حکیم محمد نصر اللہ ولد حکیم محمد عبداللہ صاحب۔ قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۶۲ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن شالامار ٹاؤن لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ ۱۱/۵/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۳۰۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ حکیم محمد نصر اللہ A/6 شالامار ٹاؤن لاہور۔

گواہ شد۔ بشیر الدین احمد معلم سلسلہ احمدیہ شالامار ٹاؤن لاہور۔

گواہ شد۔ محمد انور سیکرٹری مال جماعت احمدیہ شالامار ٹاؤن لاہور۔

مسل نمبر ۲۲۵۴۵

میں محمد اشرف ولد عبداللطیف صاحب قوم شیخ جٹ پیشہ تجارت عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن شالامار ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ ۱۲/۵/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ایک انگوٹھی طلائی وزنی چھ ماشہ مالیتی -/۲۲۵ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت تجارت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد اشرف فہیمی سٹریٹ ۱۰ شالامار ٹاؤن لاہور۔

گواہ شد۔ بشیر الدین احمد معلم سلسلہ احمدیہ شالامار ٹاؤن لاہور۔

گواہ شد۔ محمد نصر اللہ صدر حلقہ شالامار ٹاؤن لاہور۔

مسل نمبر ۲۲۵۴۶

میں مبارک احمد خواجہ ولد ناصر احمد خواجہ صاحب قوم بٹ پیشہ طبابت عمر ۳۲ سال۔ پیدائشی احمدی شالامار ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ ۱/۶/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ایک رہائشی مکان واقع شالامار ٹاؤن لاہور موجودہ قیمت -/۴۵۰۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۳۹۶ روپے ماہوار آمد بصورت طبابت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ مبارک احمد خواجہ مبارک میڈیکل ہال سلطان محمود روڈ شالامار ٹاؤن لاہور۔

گواہ شد۔ محمد نصر اللہ صدر جماعت احمدیہ شالامار ٹاؤن لاہور۔

گواہ شد۔ محمد انور سیکرٹری مال جماعت احمدیہ شالامار ٹاؤن لاہور۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احبابِ جماعت کیلئے دعاؤں اور عبادات کا روحانی پروگرام

ماہ مئی کے آخری عشرہ میں نفلی روزہ رکھا جائے

جیسا کہ احباب کو علم ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ کے سامنے صد سالہ احمدیہ جوبلی کا عظیم منصوبہ پیش کرتے ہوئے دعاؤں اور عبادات کا ایک خاص روحانی پروگرام بھی بیان فرمایا تھا جس میں روزانہ مختلف اہم دعاؤں، درود شریف، استغفار اور تسبیح و تحمید کے وِرد اور دو نفل روزانہ ادا کرنے کے علاوہ حضور نے یہ بھی ارشاد فرمایا تھا کہ احبابِ جماعت ہر ماہ ایک نفلی روزہ بھی رکھا کریں جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری عشرہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جایا کرے۔

امید ہے کہ احبابِ جماعت اِس روحانی پروگرام پر التزام کے ساتھ عمل کر رہے ہوں گے تاہم بطور یاددہانی پھر احباب کو اور احمدی جماعتوں کو اس کی تحریک کی جاتی ہے۔ عہدیداران جماعت کو چاہیئے کہ خطباتِ جمعہ اور دیگر اجتماعی تقاریب میں ضرور اس کی تحریک فرماتے رہیں۔

ماہ مئی کے آخری عشرہ میں روزہ رکھنے کے لئے جماعتوں کو مقامی حالات کے مطابق تاریخ مقرر کر لینی چاہیئے اور پھر مسلسل اس کی تحریک کی جانی چاہیئے تاکہ کوئی فردِ جماعت بھی ایسا نہ رہے جو نفلی روزہ سے محروم رہے اور اس روحانی پروگرام پر عمل پیرا نہ ہو۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

دُعائے مغفرت

خاکسار کے بھتیجے عزیزم چوہدری محمد ابراہیم صاحب الیکٹریشن تخت بھائی شوگر مل ضلع مردان کی اہلیہ عزیزہ سعیدہ بیگم صاحبہ ۲۰/۵/۷۶ بروز جمعرات ایک بجے دن وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم صحابی حضرت مولوی غلام رسول صاحب بدوملہوی کی صاحبزادی تھیں۔ اگلے دن جمعہ کی نماز کے بعد محترم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر احباب نے شرکت فرمائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد برادرم مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب ناظر ضیافت نے دعا کرائی۔

مرحومہ نے چار سال تک کینسر کی تکلیف دہ بیماری کا مقابلہ بڑے صبر و تحمل اور دعا سے کیا۔ بیماری کی شدت کے ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ کی محبت اور اس پر ایمان دونوں بڑھتے رہے موت کے وقت حالتِ مطمئنہ حاصل تھی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنّت الفردوس میں اعلیٰ درجات عطا فرمائے۔ مرحومہ کی پانچ لڑکیاں اور چار لڑکے ہیں۔ دو بڑی لڑکیاں شادی شدہ ہیں۔ سب سے چھوٹا لڑکا چھ سات سال کا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب بچوں کا حافظ و ناصر اور کفیل و وکیل ہو۔ ماں کی وفات سے ان کی زندگی میں جو خلا پیدا ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور فضل سے اسے پُر فرماوے اور سب کو صالح بنائے۔ آمین

(خاکسار محمد اسمٰعیل دیالگڑھی۔ ربوہ)

ضروری تصحیح

اخبار الفضل مجریہ ۱۲ رمئی ۱۹۷۶ء کے صفحہ ۳ کے کالم ۲/۱ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک الہام کے الفاظ سہوِ کتابت کی وجہ سے غلط چھپ گئے ہیں اصل الفاظ یہ ہیں

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"

احباب تصحیح فرمالیں۔ (ادارہ)

تحقیقی مقالہ

آج شام ۵½ بجے جامعہ ہال میں مجلس طلبائے سابق جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر سابق مبلغ انچارج گھانا و سیرالیون ایک معلوماتی مقالہ پیش فرمائیں گے۔ احباب سے شمولیت کی درخواست ہے۔ (جنرل سیکرٹری مجلس طلبائے سابق)

دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں محررین کی ضرورت

دفاتر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں محررین کی ضرورت ہے۔ ایسے مخلص احمدی نوجوان درخواستیں بھجوائیں جو دینی کاموں سے شغف اور خدمتِ دین کا شوق رکھتے ہوں اور مستقل طور پر مرکز میں رہ کر کام کرنے کے خواہشمند ہوں۔ ایسی درخواستیں ۸/۶/۷۶ تک سیکرٹری کمیشن (ناظر بیت المال آمد) کے نام بھجوائی جائیں تعلیمی قابلیت میٹرک ضرور ہونی چاہیئے۔ جو امیدواران کمیشن کے تحریری امتحان اور انٹرویو میں کامیاب ہوں گے انہیں حسب ضرورت تاریخ تقرر سے ۱۶۰-۸-۲۰۰/۱۰-۳۲۰ کے گریڈ میں ۱۶۰/- روپے ماہوار تنخواہ دی جائے گی۔ گریجوایٹ امیدواران کو جنہوں نے سارے مضامین میں بی۔ اے کا امتحان پاس کر لیا ہے تاریخ تقرر سے ۱۸۵-۱۰-۲۳۵/۱۲-۳۶۷ کے گریڈ میں ۱۸۵/- روپے ماہوار تنخواہ دی جائے گی۔

درخواستیں بھجواتے وقت مندرجہ ذیل کوائف درج کئے جائیں نامکمل درخواستوں کو زیرِ غور نہیں لایا جا سکے گا:۔

۱۔ نام امیدوار معہ مکمل پتہ
۲۔ ولدیت
۳۔ تعلیمی قابلیت معہ نقل سند
۴۔ تاریخ پیدائش معہ حوالہ سند
۵۔ سابقہ تجربہ
۶۔ جسمانی صحت کے متعلق ڈاکٹری رپورٹ
۷۔ چال چلن و دینی حالت کے متعلق امیر صاحب/ پریذیڈنٹ صاحب اور قائد صاحب خدام الاحمدیہ کی تصدیق۔

امیدواران مورخہ ۱۲/۶/۷۶ کی صبح نظارت بیت المال آمد میں تشریف لے آویں۔

۱۲/۶/۷۶۔ تحریری امتحان ۸½ بجے صبح
۱۳/۶/۷۶۔ انٹرویو ۸½ بجے صبح

(نوٹ) کاغذ قلم ہمراہ لائیں۔ آمد و رفت کا کرایہ امیدواران خود برداشت کریں گے۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

ایک غلط اور بے بنیاد خبر کی تردید

روزنامہ "امروز" (ملتان ایڈیشن) کی ۱۳۔ فروری ۱۹۷۶ء کی اشاعت میں یہ اطلاع شائع ہوئی ہے کہ گویا خاکسار نے احمدیت سے ارتداد اختیار کر لیا ہے۔

یہ اطلاع سراسر غلط اور بے بنیاد ہے اور اس میں صداقت کا شائبہ تک نہیں ہے میں نے ہرگز احمدیت سے ارتداد اختیار نہیں کیا۔ میں نے خدا کے فضل سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کو حق جان کر قبول کیا ہے۔ میرا ایمان ہے کہ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی عطا کردہ ایک ایسی نعمت ہے جو مجھے ہر چیز سے زیادہ عزیز ہے اور میں اسے اپنی نجات کا ذریعہ یقین کرتا ہوں۔ افسوس ہے کہ یہ خبر جلد میری نظر سے نہ گذری ورنہ بلا تاخیر اس کی تردید ارسال کر دیتا۔

(خاکسار محمد ارشد ولد مقصود احمد صاحب بجچ
ساکن چک ۱۱۱/۵ نہر مراد تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر
حال رہائش چک ۵۴۷/ای۔بی تحصیل وہاڑی ضلع ملتان)

درخواستِ دعا

مورخہ ۲۱/۵/۷۶ بوقت تقریباً ۱۰½ بجے شب میرا چھوٹا لڑکا محمد وسیم مبشر بعمر دس گیارہ سال بہ قضائے الٰہی فوت ہو گیا ہے، اناللہ وانا الیہ راجعون۔

بزرگانِ سلسلہ و دیگر متعلقین سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ میری دیگر اولاد کو نیک، لائق اور دین کا خادم بنائے۔ آمین۔

(ملک محمد خان محمد دار الیمن۔ ربوہ)

محترم اعجاز الحق خان صاحب آف راولپنڈی وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم ڈاکٹر اعجاز الحق خان صاحب آف راولپنڈی ابن محترم ماسٹر محمد طفیل خان صاحب مرحوم استاد مدرسہ احمدیہ قادیان ۲۵ مئی ۱۹۷۶ء بروز منگل صبح پونے دس بجے بعمر ۶۷ سال وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون جنازہ راولپنڈی سے ربوہ لایا گیا ہے۔ آج بعد نماز جنازہ بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئے گی۔ انشاء اللہ

احباب مرحوم کی مغفرت اور بلندئ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔